سوال

(223) میت کے واسطے بطریق صدقہ بلا تعیین ایام جو کھانا کھلایا جاوے الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ میت کے واسطے بطریق صدقہ بلا تعیین ایام جو کھانا کھلایا جاوے اس میں کچھ ثواب نہیں ہے کیوں کہ اس کا حکم حدیث میں نہیں ہے۔ عمرو کہتا ہے کہ بخاری اور مسلم کی حدیث میں صاف آچکا ہے کہ صدقہ سے البتہ میت کو ثواب ہے۔

((افلھا اجران تصدقت عنھا قال نعم))

''اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کو کوئی ثواب پہنچے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔''

اور کھانے کا صدقہ کی قسم سے ہونا احادیث سے ظاہر ہے۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((قال رسول اللہ ﷺ افضل الصدقۃ ان تشبع کبدا جائعا رواہ البیھقی)) (مشکوۃ شریف)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین صدقہ یہ ہے کہ تو کسی بھوکے آدمی کو کھانا کھلادے۔''

اور جلال الدین سیوطی نے شرح الصدور میں بروایت طبرانی اس طرح ذکر کیا ہے:

((افلھا اجران تصدقت عنھا قال نعم ولو بکراع شاۃ محرق))

''اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کو اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں اگرچہ بکری کی جلی ہوئی کھری ہی کیوں نہ ہو۔''

پس سوال یہ ہے کہ عمرو کا یہ قول کہ جو کھانا کہ بلا تعیین ایام بطریق صدقہ کھلایا جاتا ہے۔ اس میں میت کو ثواب ہے حق ہے یا زید کا یہ قول کہ اس میں ثواب نہیں ہے حق ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عمرو کا قول حق ہے۔ بے شک میت کے واسطے جو کھانا بلا تعیین ایام و بلا آمیزش کسی بدعت کے بطور صدقہ کے فقراء و مساکین کو کھلایا جائے۔ تو اس کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔

کیونکہ میت کی طرف سے صدہق کرنے کا ثواب میت کو بلاشبہ پہنچتا ہے۔ اور میت کے واسطے فقراء و مساکین کو کھانا کھلانا بھی میت کی طرف سے صدقہ کرنا ہے۔ لہٰذا اس کا بھی ثواب میت کو پہنچے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

(حررہ العبد العاجز عین الدین عفی عنہ) (سید محمد نذیر حسین)

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 05 ص 374-376

محدث فتویٰ